سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔8 ایس سی آر

یو پی اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور دیگران

بنام

شیواجی

10 نومبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور دلویر بھنڈاری، جسٹس صاحبان)

لیبر قوانین:

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947:

دفعہ۔11 اے۔مزدور کو گھریلو انکوائری کے مطابق ملازمت سے ہٹا دیا گیا۔ لیبر عدالت نے کہا کہ مزدور سنگین بدانتظامی کا مجرم تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ الزامات کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ حالانکہ، لیبر عدالت نے کوئی وجہ نہیں بتائی کہ الزامات کو کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس نے فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد کا بالکل تجزیہ نہیں کیا اور نہ ہی اس نے دفعہ۔11 کے تحت طاقت کو مدنظر رکھا۔ سزا کی مقدار کے حوالے سے عدالت عالیہ کے بحالی کی ہدایت دینے والے فیصلے کو غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ متناسب بحالی کے نظریے کو لاگو کرنا، تاہم، 25 فیصد بیک اجرت کے ساتھ برقرار رکھا گیا۔

مدعا علیہ، اپیل کنندہ کارپوریشن میں ایک ڈرائیور کو اس الزام پر اس کے خلاف کی گئی گھریلو چھان بین کے مطابق نوکری سے ہٹا دیا گیا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر رکاوٹ کو ٹکر ماردی اور ایک شخص کو زخمی کر دیا۔ لیبر عدالت نے گھریلو تحقیقات کو قانونی اور درست نہیں قرار دیا، اور کارپوریشن کو الزام ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا

موقع دیا۔ بالآخر، لیبر عدالت نے فیصلہ دیا کہ کارکن سنگین بدعملی مجرم تھا اور اسے ملازمت میں رہنے کا کوئی حق نہیں تھا۔لیکن، عدالت عالیہ نے مزدور کی عرضی درخواست کی اجازت دی جس میں کہا گیا تھا کہ کیس کے واقعات کا یہ سلسلہ واضح طور پر قائم کرتا ہے کہ یہ کوئی ثبوت کا معاملہ نہیں تھا۔اس نے مزدور کو 50 فیصد پچھلی اجرت کے ساتھ بحال کرنے کی ہدایت کی۔

کارپوریشن کی طرف سے دائر موجودہ اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ مزدور کو لیبر عدالت کی طرف سے بدعملی سنگین الزام کا مجرم پائے جانے کے بعد،نتائج میں عدالت عالیہ کی طرف سے مداخلت نہیں کی جانی چاہیے تھی۔

درخواست کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے

فیصلہ :1.1 لیبر عدالت نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947۔دفعہ 11 اے کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کیا۔اس لیے اس معاملے میں اس کی رائے کا فیصلہ اس کے سامنے پیش کیے گئے شواہد کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔لیبر عدالت نے فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد کا بالکل بھی تجزیہ نہیں کیا۔اس نے ایک غلط نقطہ نظر اپنایا۔اس نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آیا کارپوریشن کی جانب سے جس شخص سے جانچ کی گئی تھی، وہ مذکورہ رکاوٹ کو چلا سکتا تھا، خاص طور پر جب اس کا کام صرف دوسرے ملازمین کو پانی فراہم کرنا تھا۔ان کے مطابق یہ رکاوٹ کارپوریشن نے نہیں لگائی تھی۔وہ مذکورہ رکاوٹ کو چلانے کے لیے ڈیوٹی پر نہیں تھا۔عوام نے مبینہ طور پر مذکورہ رکاوٹ نصب کی جس کے لیے کوئی اختیار موجود نہیں تھا۔لیبر عدالت نے کوئی وجہ نہیں بتائی کہ الزامات کو کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس نے اختیارات کے تحت غور کیا، ایکٹ 11 اے سزا کی مقدار کے حوالے سے ۔اس نے یہ رائے کیوں دی کہ کارکن سنگین بدعملی مجرم تھا اور اسے ملازمت میں رہنے کا کوئی حق نہیں تھا اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔(976 سی۔ای۔:977۔ای)

1۔2۔یہ حقیقت کہ مذکورہ رکاوٹ کیوں لگائی گئی اور کیا یہ کارپوریشن کے تمام ڈرائیوروں کے علم میں تھی، ظاہر نہیں کی گئی تھی۔یہاں تک کہ مذکورہ گواہ کے مطابق، کوئی ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج نہیں کی گئی تھی۔اسے کوئی شدید چوٹ نہیں لگی۔کسی جان بوجھ کر چوٹ پہنچانے کے جرم کو ثابت نہیں کہا جا سکتا۔اس لیے عدالت عالیہ کی یہ رائے مکمل طور پر غلط نہیں تھی کہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں

ہے۔(976۔ایف: 977۔ڈی)

2۔ مزدور کافی عرصے سے ملازمت سے باہر تھا۔گھریلو تفتیش کے زیرالتواء ہونے کے دوران انہیں معطل رکھا گیا تھا۔تاہم وہ جلد بازی اور لاپرواہی سے گاڑی چلا رہا تھا۔اس نوعیت کے معاملے میں، متناسبیت کا نظریہ بھی لاگو ہوگا۔لیبر عدالت نے بھی معاملے کے اس پہلو پر غور نہیں کیا۔چونکہ اس کے خلاف صرف لاپرواہی کا الزام ثابت ہوا تھا، اس لیے اسے 25 فیصد پچھلی اجرت کے ساتھ ملازمت میں بحال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔(977-G-H:978-A-B)

پولیس کمشنر اور دیگران بنام سید حسین، (2006)3 ایس سی سی 173، پر بھروسہ کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 4779۔

الہ آباد میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے آخری فیصلے اور حکم سے C.M.W.P۔ 1998 کا نمبر 23726۔

پردیپ مشرا، اپیل کنندگان کے وکیل۔

جواب دہندہ کی طرف سے وکیل محترمہ کے سارداد یوی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔بی۔سنہا، جسٹس اجازت دی گئی۔

مدعا علیہ کو یہاں عرضیوں کے ذریعہ ڈرائیور کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔07.12.1986 پر، وہ علی گڑھ-آگرہ روٹ پر بس چلا رہا تھا۔عوام کی طرف سے ساسانی بس اسٹینڈ پر ایک رکاوٹ لگائی گئی تھی۔رکاوٹ

اپیلنٹ کارپوریشن یا کسی دوسرے قانونی اتھارٹی کے ذریعے نصب نہیں کی گئی تھی۔ مدعا علیہ نے مبینہ طور پر جان بوجھ کر رکاوٹ میں گھس کر ایک بھودیو کو زخمی کر دیا۔ اسے معطل کر دیا گیا۔ ایک گھریلو تفتیش کی گئی۔ اسے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کا مجرم پایا گیا۔ انہیں نوکری سے ہٹانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ایک صنعتی تنازعہ اٹھایا گیا جس کے بعد ریاست نے مندرجہ ذیل تنازعہ کو عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے لیبر عدالت، آگرہ بھیج دیا:

''کیا شری شیواجی ولد شری سندر لال، ڈرائیور کی خدمات کو ملازمین کی طرف سے 07.09.1987 کے حکم کے ذریعے ختم کرنا قانونی اور درست ہے؟ اگر نہیں تو پھر مزدور کس راحت/ فائدے کا حقدار ہے؟ اور کون سی تفصیلات؟

ایک ابتدائیہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا کہ آیا گھریلو انکوائری قانونی اور درست تھی۔ یہ مانا گیا کہ ایسا نہیں ہے؛ جس کے بعد درخواست گزاروں کو مدعا علیہ کے خلاف الزامات ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ ثبوت کو لیبر کورٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ریکارڈ پر لائے گئے شواہد کے تجزیے پر لیبر عدالت نے فیصلہ دیا:

"....... شری بھودیو سنگھ، ولد ملائم سنگھ کو ان ملازموں کی جانب سے پیش کیا گیا ہے جنھوں نے کہا کہ 07.12.1986 پر گواہ کو ساسانی کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ بس کو روکنے کے لیے بس اسٹینڈ کے سامنے ایک رکاوٹ لگائی گئی تھی جسے گواہ کھولتا تھا۔ مذکورہ تاریخ کو متعلقہ کارکن علی گڑھ کی طرف سے بس کے ساتھ آیا۔ گواہ نے بس کو روکنے کے لیے رکاوٹ کو نیچے کر دیا لیکن متعلقہ کارکن نے بس کو نہیں روکا۔ بس رکاوٹ توڑ کر آگے بڑھی جس کی وجہ سے گواہ نیچے گر گیا اور اس کے ہاتھوں اور ٹانگوں میں چوٹیں آئیں۔ بحث میں بھی اس گواہ کی طرف سے کوئی متضاد حقیقت سامنے نہیں آئی ہے اور اس نے اپنے اصل بیان کی حمایت کی ہے۔

7۔ متعلقہ کارکن نے اپنے دفاع میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے۔ ریکارڈ پر موجود تمام شواہد اور دستاویزات پر غور کرنے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ کارکن نے جان بوجھ کر رکاوٹ کو مارا جس کی وجہ سے ایک ملازم زخمی ہو گیا۔ اس حادثے میں جان و مال کا شدید نقصان ہو سکتا ہے۔ لہذا میری رائے یہ ہے کہ متعلقہ کارکن سنگین بدعملی مجرم ہے اور اسے ملازمت میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مزدور کی خدمات کا خاتمہ 07.09.1987 سے قانونی اور درست ہے اور وہ کسی بھی فائدے/ ریلیف کا حقدار نہیں ہے۔ دونوں فریق اپنے اخراجات خود برداشت کریں

گے۔"

عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہ کی طرف سے مذکورہ انعام کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی جس میں متنازعہ فیصلے کی وجہ سے اجازت دی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا:

" مذکورہ بالا واحد گواہ کا بیان ضمنی بیان حلفی کے ساتھ ریکارڈ پر لایا گیا ہے۔ مذکورہ گواہ کے بیان میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اسے معمولی چوٹ لگی ہے۔ اس کی طرف سے اعتراف کیا گیا ہے کہ جب بس علی گڑھ سے سسنی جا رہی تھی تو اس نے بس روکنے کے لیے کہا جب بس بیریئر کے قریب تھی اور اس وقت تک وہ بس کو بیریئر لگا رہا تھا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مذکورہ رکاوٹ شاہراہ سے تعلق نہیں رکھتی تھی اور یہ مکمل طور پر نجی رکاوٹ تھی۔ بس سے کوئی چوٹ نہیں پہنچی بلکہ رکاوٹ گرنے کی وجہ سے رسی ڈھیلی ہو گئی جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گیا۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بس رکاوٹ کو نیچے رکھے بغیر بھی گزر سکتی تھی۔ اس بات کا کوئی جواز ریکارڈ پر نہیں آیا ہے کہ مذکورہ بس کو اس نجی رکاوٹ پر کیوں روکا جا رہا تھا۔ کوئی ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج نہیں کی گئی ہے، سرکاری اسپتال میں کوئی طبی معائنہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ کو شواہد کی تعریف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، لیکن ہاتھ میں موجود کیس، واقعات کے سلسلے کو لے کر واضح طور پر یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ عملی طور پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ معقولیت اور انصاف پسندی کے کسوٹی پر آزمایا گیا، کوئی معقول یا سمجھدار آدمی اس معاملے کو بدعملی معاملہ نہیں سمجھے گا جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جو سزا دی گئی ہے، وہ بھی حیران کن طور پر اس الزام سے غیر متناسب ہے جو لگایا گیا تھا یعنی رکاوٹ پر بس کو نہ روکنا۔ مبینہ طور پر بھودیو سنگھ کو لگنے والی چوٹیں اس کے اپنے طرز عمل سے منسوب ہیں کیونکہ زیر بحث بس رکاوٹ ڈال کر بھی گزر سکتی تھی۔"

درخواست گزاروں کی جانب سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ مدعا علیہ کو لیبر عدالت کی طرف سے بدعملی سنگین الزام کا مجرم پائے جانے کے بعد، لیبر عدالت کی طرف سے سامنے آنے والے حقائق کے نتائج میں عدالت عالیہ کی طرف سے مداخلت نہیں کی جانی چاہیے تھی۔

دوسری طرف مدعا علیہ کی جانب سے پیش ہونے والی فاضل وکیل محترمہ شرادھا دیوی نے فیصلے کی حمایت کی۔ لیبر کورٹ نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 11 اے کے تحت اپنے

دائرہ اختیار کا استعمال کیا۔ یہ واضح طور پر قرار دیا گیا کہ گھریلو چھان بین منصفانہ یا درست نہیں تھی اور گھریلو چھان بین میں مدعا علیہ کو اپنے مقدمے کا دفاع کرنے کا مناسب موقع نہیں دیا گیا تھا۔ لہذا، اپیل کنندہ کو نئے سرے سے ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس لیے اس معاملے میں لیبر کورٹ کی رائے کا فیصلہ اس کے سامنے پیش کیے گئے شواہد کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔ لیبر کورٹ نے فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد کا بالکل بھی تجزیہ نہیں کیا۔ اس نے ایک غلط نقطہ نظر اپنایا۔ اس نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ کیا 'بھودیو' جس سے کارپوریشن کی جانب سے جانچ کی گئی تھی، اس کا ملازم ہونے کے ناطے مذکورہ رکاوٹ کو چلا سکتا تھا، خاص طور پر جب اس کا کام صرف اپنے ملازمین کو پانی فراہم کرنا تھا۔ ان کے مطابق یہ رکاوٹ کارپوریشن نے نہیں لگائی تھی۔ وہ مذکورہ رکاوٹ کو چلانے کے لیے ڈیوٹی پر نہیں تھا۔ جیسا کہ یہاں پہلے دیکھا گیا ہے، عوام نے مبینہ طور پر مذکورہ رکاوٹ نصب کی جس کے لیے کوئی اختیار موجود نہیں تھا۔

یہ حقیقت کہ مذکورہ رکاوٹ کیوں لگائی گئی اور کیا یہ کارپوریشن کے تمام ڈرائیوروں کے علم میں تھی، ظاہر نہیں کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ مذکورہ گواہ کے مطابق، کوئی ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج نہیں کی گئی تھی۔ اسے کوئی شدید چوٹ نہیں لگی۔ تادیبی اتھارٹی کے سامنے 'بھودیو' کے بیان کو ایک نمائش کے طور پر نشان زد کیا گیا تھا۔ گھریلو تفتیش سے پہلے اپنے بیان میں انہوں نے کہا:

"سوال: جب آپ نے رکاوٹ بند کی تھی، بس کتنی دور کھڑی تھی؟

جواب۔ بس آتے ہی میں نے رکاوٹ کو نیچے کھینچ لیا تھا لیکن جیسے ہی بس کے ڈرائیور نے بس کی رفتار کم کی اور رکاوٹ کو اوپر اٹھانے کو کہا، میں نے رکاوٹ کو کھولنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود شیشے کے اوپر بس کے حصے کے کونوں سے ٹکرا گئی۔

سوال: جب آپ رکاوٹ اٹھاتے ہیں تو آپ کو بس کے پیچھے رسی کے ساتھ کتنی دور گھسیٹا جاتا ہے؟

جواب: مجھے تقریباً پانچ ہاتھوں تک گھسیٹا گیا۔"

مدعا علیہ کے خلاف لگائے گئے الزام کو لیبر عدالت نے درج ذیل شرائط میں دیکھا:

"......18.12.1986 پر ڈرائیور کے خلاف معلومات موصول ہوئی ہیں کہ 07.12.1986 پر جب

وہ بس نمبر . علی گڑھ-آگرہ روٹ پر یوٹی آر 4007، اس نے جان بوجھ کر ساسانی بس اسٹینڈ کے قریب نصب رکاوٹ کو توڑ دیا۔ اس نے لاپرواہی سے بس کو آگرہ کی طرف چلایا تھا جس کی وجہ سے حادثے میں ایک ملازم بھودیو زخمی ہو گیا۔ اس بنیاد پر متعلقہ کارکن کو 20.01.1987 پر چارج شیٹ جاری کی گئی اور قانون کے مطابق گھریلو چھان بین کی گئی۔"

اس طرح کسی جان بوجھ کر چوٹ پہنچانے کے جرم کو ثابت نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے عدالت عالیہ کی یہ رائے مکمل طور پر غلط نہیں تھی کہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

درحقیقت، صدر نشین افسر، لیبر عدالت نے کوئی وجہ نہیں بتائی کہ الزامات کو کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے سزا کی مقدار کے حوالے سے ایکٹ کی دفعہ 11-اے کے تحت اپنے اختیارات پر غور نہیں کیا تھا۔ اس نے یہ رائے کیوں دی تھی کہ کارکن سنگین بدعملی مجرم تھا اور اسے ملازمت میں رہنے کا کوئی حق نہیں تھا، اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

عام طور پر معاملہ مناسب فیصلہ منظور کرنے کے لیے لیبر کورٹ کو بھیجا جانا چاہیے تھا، لیکن اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ معاملہ طویل عرصے سے زیر التوا ہے، ہم نے خود ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کیا۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ متنازعہ فیصلے کو مکمل طور پر غلط نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کو صرف 50 فیصد پچھلی اجرت کے ساتھ بحال کرنے کی اجازت دی ہے۔ مذکورہ حکم پر اس عدالت نے روک لگا دی ہے۔ جواب دہندہ طویل عرصے سے ملازمت سے باہر تھا۔ جیسا کہ اس سے پہلے دیکھا گیا ہے، اسے گھریلو چھان بین کے زیر التواء ہونے کے دوران بھی معطل رکھا گیا تھا۔ تاہم وہ جلد بازی اور لاپرواہی سے گاڑی چلا رہا تھا۔
اس نوعیت کے معاملے میں، متناسبیت کا نظریہ بھی لاگو ہوگا۔ غیر معقولیت کا نظریہ اب متناسبیت کے نظریے کو راستہ دے رہا ہے۔ دیکھیں پولیس کمشنر اور دیگران بنام سید حسین (2006)3 ایس سی سی 173 لیبر کورٹ نے بھی معاملے کے اس پہلو پر غور نہیں کیا۔ اگر اس کے خلاف صرف لاپرواہی کا الزام ثابت ہوا ہوتا تو ہماری رائے ہے کہ اگر اسے 25 فیصد پچھلی اجرت کے ساتھ ملازمت میں بحال کرنے کی ہدایت کی جاتی تو انصاف کا مفاد ختم ہو جاتا۔

اپیل کو مذکورہ بالا ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے بغیر

آر۔ پی

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document